باندھ کر رہا تھا وہ ناری اسی کی ہوئی ۔ بیتال بولا جو وہ هاڈ نہ رکھتا تو وہ کس طرح سے جیتی ؟ اور دوسرا بدیا نہ سیکھ آتا تو وہ کیوں کر اسے جلاتا ؟ راجا نے جواب دیا کہ جس نے اس کی هڈیاں رکھی تھیں ، وہ تو اس کے بیٹے کی جگہ ہوا ، اور جس نے جیودان دیا وہ گویا اس کا باپ ہوا، اس سے وہ جورو اسی کی ہوئی کہ جو راکھ سمیت جھونپڑی باندھ ، وہاں رہا ۔ یہ جواب سن کے بیتال پھر اسی درخت میں جا لٹکا ۔ راجا بھی اس کے پیچھے پیچھے[1] جا پہنچا ، اور اسے باندھ ، کاندھے پر رکھ ، پھر لے چلا ۔

[1]- بار کر : اس کے پیچھے جا پہنچا ۔

تیسری کہانی

بیتال بولا اے راجا ! بردوان نام ایک نگر ہے ۔ اس میں روپ سین نام ایک راجا ۔ ایک روز کا اتفاق ہے کہ وہ راجا اپنی ڈیوڑھی کے متصل کسی مکان میں بیٹھا تھا کہ دروازے کے باہر سے کچھ اوپرے[1] لوگوں کی آواز آنے لگی ۔ راجا بولا کہ دروازے پر کون ہے اور کیا شور ہو رہا ہے ؟ اس میں دروان[2] نے جواب دیا ، مہاراج ! آپ نے یہ بھلی بات پوچھی ، دولتمند کی ڈیوڑھی جان دھن کے لیے بہتیرے آدمی آن بیٹھتے ہیں، اور بھانت بھانت کی باتیں کرتے ہیں ، انہی لوگوں کا یہ شور ہے ۔ یہ سن ، راجا چپ ہو رہا ۔

اتنے میں ایک مسافر دکشن دسا[3] سے بیربر نام راجپوت چاکری کرنے کی آس کیے راجا کی ڈیوڑھی پر آیا ۔ دروان نے اس کا احوال معلوم کر کے راجا سے کہا ، مہاراج ! ایک شخص هتھیاروند چاکری کرنے کے آسرے پر آیا ہے ، سو دروازے پر کھڑا ہے ، مہاراج کی آگیا پائے تو وہ روبرو آئے ۔ یہ سن راجا نے فرمایا کہ لے آ ، یہ اسے جا کر لے آیا ۔ تب راجا نے پوچھا اے راجپوت ! تیرے تئیں روز خرچ کو کیا کردوں ۔ یہ سن کے بیربر بولا ، هزار تولے سونا مجھے روز دو تو میری گزران ہو ۔ راجا نے پوچھا

[1]- اجنبی ، پنجابی زبان میں بھی مستعمل ہے ۔
[2]- دربان ۔
[3]- جنوب کی طرف ۔

تمھارے ساتھ لوگ کتنے ہیں ؟ اس نے کہا ، ایک ستری ، دوجا بیٹا ، تیجی بیٹی ، چوتھا میں ، پانچواں ہمارے ساتھ کوئی نہیں - اس کی یہ بات سن ، راجا کی سبھا کے لوگ سب منہ پھیر پھیر[1] کے ہنسنے لگے - پر راجا اپنے جی میں سوچ کرنے لگا کہ بہت دھن اس نے کس واسطے مانگا ؟ پھر آپ ہی اپنے من میں سمجھا کہ بہت دھن دیا ہوا کسی روز سپھل ہوئے گا - یہ بچار کرکے راجا نے بھنڈاری کو بلا کر کہا ہمارے خزانے سے ہزار تولے سونا اس بیربر کے تئیں روز دیا کرو - یہ پروانگی سن ، بیربر نے ہزار تولے سونا اس دن کا لے ، اپنی جگہ لا ، دو حصہ کر ، آدھا تو برھمنوں کو بانٹا ، اور آدھے کے پھر دو بانٹ کر ایک بخرہ اس میں سے اتیت بیراگی بیگھمو ، سنیاسیوں کو بانٹ دیا اور باقی جو ایک حصہ رہا اس کا کھانا پکوا غریبوں کو کھلا دیا ، باقی جو کچھ رہا وہ آپ کھایا -

اسی طرح سے ہمیشہ جورو لڑکوں سمیت اپنی گزران کرتا تھا - لیکن شام کے وقت روز ڈھال تلوار لے راجا کے پلنگ کی چوکی میں جا حاضر رہتا اور راجا جب سوتے سے چونک کر پکارتا کہ کوئی حاضر ہے ، تو یہی جواب دیتا کہ بیربر حاضر ہے ، جو حکم -

اسی بھانتی[2] راجا جب پکارتا تو یہی جواب دیتا ، کہ پھر اس میں جو کام فرماتا سو یہی بجا لاتا - اسی طرح دھن کے لالچ سے رات بھر سچیت رہتا ، بلکہ کھاتے پیتے سوتے بیٹھتے چلتے پھرتے آٹھ پہر اپنے خاوند کی یاد میں رہتا - ریت

۱- بارکر : منہ پھیر کے پھیر -
۲- بارکر : بھانت بہ معنی طرح -

یہ ہے کہ کوئی کسو کو بیچتا ہے تو بکتا ہے ، پر چکریا چاکری کر کے اپنے تئیں آپ بیچتا ہے اور جب بکا[1] تو تابعدار ہوا ، جو پربس[2] ہوا تو اسے سکھ کہاں ؟ مشہور ہے ، کیسا ہی چتر عاقل پنڈت ہوئے ، لیکن جس وقت اپنے خاوند کے سامنے ہوتا ہے ، تو ڈر کے مارے گونگے[3] کے برابر چپ ہی رہتا ہے - جب تلک تفاوت سے ہے ، چین سے ہے - اسی واسطے پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ سیوا دھرم کرنا جوگ دھرم سے بھی کٹھن ہے -

القصہ ایک روز کا ذکر ہے کہ اتفاقاً رات کے وقت مرگھٹ سے رنڈی کے رونے کی آواز آئی - راجا سن کے پکارا ، کوئی حاضر ہے ؟ بیربر سنتے ہی بولا حاضر، جوحکم - پھر راجا نے یوں حکم کیا ، جہاں سے عورت کے رونے کی آواز آتی ہے ، وہاں جاؤ اور اس سے رونے کا سبب پوچھ کر جلد آؤ - راجا یہ اسے فرما ، دل میں کہنے لگا کہ جس کسی کو چاکر اپنا آزمانا ہو تو وقت بے وقت اسے کام کو کہے - اگر وہ حکم اس کا بجا لاوے تو جانیے کام کا ہے اور جو تکرار کرے تو جانیے ناکارہ - اور اسی طرح سے بھائیوں کو دوستوں کو برے وقت میں پرکھیے ، اور ستری کو ناداری میں جانیے -

غرض یہ حکم پا کر اس کے رونے کی آواز کی دھن پر گیا ، اور راجہ بھی اس کا ساھس[4] دیکھنے کے لیے ، کالے

۱- بارکر : جب بکتا ہے -
۲- محتاج -
۳- بارکر : گونگ -
۴- جرأت

کپڑے پہن کر ، پیچھے پیچھے بے معلوم چلا ، که اس میں بیربر جا پہنچا اس مرگھٹ میں جہاں رنڈی روتی تھی - دیکھتا کیا[1] ہے که ایک عورت خوبصورت سر سے پاؤں تلک گہنے سے لدی ہوئی ، ڈاڑھیں مار مار رو رہی ہے - کبھی ناچتی ، کبھی کودتی ، کبھی دوڑتی ہے۔آنکھوں میں آنسو ایک نہیں ، لیکن سر پیٹ پیٹ ہائے ہائے کر ، زمین پر پٹکنیاں کھاتی ہے۔اس کا یه احوال دیکھ بیربر نے پوچھا تو کیوں اس قدر روتی پیٹتی ہے ؟ تو کون ہے اور تجھ پر کیا دکھ ہے ؟ تب وہ بولی که میں راج لکشمی ہوں - بیربر نے کہا تو کس کارن روتی ہے ؟ پھر اس نے اپنی اوستھا بیربر سے کہنی شروع کی ، که راجه کے گھر میں شودر کرم ہوتا ہے ، تس سے اس کے گھر میں الکشمی آوے گی اور میں اس کے گھر سے جاؤں گی - بعد ایک مہینے کے راجه نپٹ[2] دکھ پاکے مر جائے گا - اس دکھ سے روتی ہوں - اورمیں نے اس کے گھر میں بہت سکھ کیا ہے ، اس واسطے یه پچھتایا ہے اور یه بات کسی طرح سے جھوٹھ نه ہو گی - پھر بیربر نے پوچھا اس کا کچھ ایسا بھی علاج ہے که جس سے راجه بچے اور سو برس جیے - وہ بولی پورب اور[3] ایک جوجن پر دیوی کا مندر ہے - جو تو اس دیوی کو اپنے بیٹے کا سر اپنے ہاتھ سے کاٹ کر دے تو راجا سو برس اسی طرح سے راج کرے ، اور کسی طرح کا خلل راجا کو نه ہوئے -

یه بات سنتے ہی بیربر اپنے گھر کو چلا ، اور راجا بھی اس کے پیچھے ہولیا - غرض جب وہ گھر میں آیا ، تو

۱- بارکر : ''ہے'' ندارد
۲- نہایت
۳ طرف

اپنی جورو کو جگا ، سب احوال شرح وار کہا - ان نے یه احوال سن جگایا تو بیٹے کو ، پر بیٹی بھی جاگی۔تب اس عورت نے لڑکے سے کہا که بیٹا تمھارے سر دینے سے راجا کا جی بچتا ہے ، اور راج بھی قائم رہتا ہے - یه سن وہ بالک[1] بولا ، ماتا! ایک تو آپ کی آگیا ، دوسرے سوامی کا کاج ، تیسرے یه دیه[2] دیوتا کے کام آوے تو اس سے اچھی کوئی بات دنیا میں نہیں ہے۔ میرے نزدیک اب اس کام میں دیر کرنی مناسب نہیں -

مثل ہے که پتر ہووے تو اپنے بس کا ، کایا نروگ[3] بدیا سے لابھ[4] ، متر[5] ، چتر[6] ، ناری حکم بردار - جو یه پانچ باتیں آدمی کو میسر ہوں تو سکھ کی دینے والی ، اور دکھ کی دور کرنے والی ہیں - اگر چاکر بے مرضی ، اور راجا بخیل ، دوست کپٹی[7] ، اور جورو بے فرمان ہو ، تو یه چار[8] باتیں آرام کی دور کرنے والی ، اور دکھ کی دینے والی ہیں - پھر بیربر اپنی ستری سے کہنے لگا ، جو تو خوشی سے اپنے لڑکے کو دے تو میں لے جا راجا کے لیے دیوی کے آگے بل دوں[9] -

---

۱- بارکر : بالک
۲- جسم
۳- تندرست
۴- فائده
۵- درست
۶- چالاک
۷- بےوفا
۸- بارکر : چارے
۹- قربان کردوں

وہ بولی کہ مجھے بیٹا ، بیٹی ، بھائی ، بندھو[۱] ، ماں ، باپ ، کسو سے کچھ کام نہیں ، میری گتی[۲] تمھیں سے ہے ، اور دھرم شاستر میں بھی یونہی لکھا ہے کہ ناری نہ دان سے سدھ ہوتی ہے نہ برت سے ۔ لنگڑا ، لولا ، گونگا ، بہرا ، اندھا ، کانا ، کوڑی ، کبڑا ، کیسا ھی اس کا سوامی ہو ، اس کو اسی کی سیوا کرنے سے دھرم ہے ۔ اگر کسی طرح کا دنیا میں دھرم کرم کرے اور خاوند کا حکم نہ مانے تو ، دوزخ میں پڑے ــ اس کا بیٹا بولا ، پتا ! جس آدمی سے خاوند کا کام ہووے ، جگ میں اسی کا جینا سپھل ہے اور اس میں دونوں جہان میں بھلا ہے ــ پھر اس کی لڑکی بولی ، جو ماں دیوے بشن لڑکی کو ، اور باپ بیچے پوت کو ، اور راجا لے سر بس چھنا ، تو پناہ کس کی لے ۔ ایسا کچھ ہوے چاروں آپس میں بچار کرکے دیوی کے مندر کو گئے ــ راجا بھی چھپ کر ان کے پیچھے چلا ۔

جب بیربر وہاں پہنچا تو مندر میں جا ، دیوی کی پوجا کر ، ہاتھ جوڑ ، کہنے لگا ، ہے دیوی ! میرے پتر کے بل دینے سے راجا کی سو برس کی عمر ہووے ۔ اتنا کہہ ایک کھانڈا ایسا مارا کہ لڑکے کا سر زمین پر گر پڑا ۔ بھائی کا مرنا دیکھ اس لڑکی نے اپنے گلے میں ایک کھڑگ مارا تو رنڈ منڈ جدا ہو کر گر پڑے ۔ بیٹے بیٹی کو مؤا دیکھ بیربر کی ستری نے تلوار اپنی گردن پر ماری کہ دھڑ سے سر جدا ہو گیا ۔ پھر ان تینوں کا مرنا دیکھ بیربر اپنے من میں چنتا

۱- بارکر : بندہ بہ منی عزیز
۲- بارکر : گت

کر کہنے لگا کہ جب لڑکے ھی مر گئے تو نوکری کس کے واسطے کروں گا اور سونا راجا سے لے کسے دوں گا ؟ یہ سوچ کر ایک شمشیر ایسی اپنی گردن پر ماری کہ تن سے سر جدا ہو گیا ۔

پھر ان چاروں کا مرنا دیکھ راجا نے اپنے دل میں کہا کہ میرے واسطے اس کے کٹمب[۱] کی جان گئی ، اب ایسے راج کو لعنت ہے کہ جس راج کے لیے ایک کا سرب ناس[۲] ہووے ، اور ایک راج کرے ، ایسا راج کرنا دھرم نہیں ہے ــ یہ بچار کر راجا نے چاہا کہ کھانڈا مار مروں ــ اتنے میں دیوی نے آن کے ہاتھ پکڑا اور کہا کے پتر ! میں تیرے ساہس پر پرسن[۳] ہوئی ، جو تو مجھ سے بر مانگے سو میں دوں ۔ راجا نے کہا ماتا ! جو تو پرسن ہوئی ہے تو ان چاروں کو جلا دے ۔ دیوی نے کہا ۔ یہی ہووے گا ۔ اور یہ کہتے ھی بھوانی نے پاتال سے امرت لا ، چاروں کو جلا دیا ، بعد اس کے راجا نے آدھا راج اپنا بیربر کو بانٹ دیا ۔

اتنی بات کہہ بیتال بولا ، دھنّیہ[۴] ہے اس سیوک[۵] کو کہ جن نے سوامی[۶] کے لیے اپنے جیو اور کٹم کا دریغ نہ کیا ۔ اور دھنّیہ[۷] ہے اس راجا کو کہ جس نے راج اور اپنے جیو کا کچھ لالچ نہ کیا ۔ اے راجا ! میں تم سے یہ پوچھتا

۱- کنبہ
۲- بالکل تباھی
۳- خوش ۔
۴- بارکر : دھنی ۔
۵- ملازم ۔
۶- مالک ۔
۷- آفرین ۔

ہون ، ان پانچوں میں کس کا ست[1] سرس ہوا ؟ تب راجا بکرماجیت بولا کہ راجا کا ست ادھک[2] ہوا ۔ بیتال بولا کس کارن؟ تب راجا نے جواب دیا کہ خاوند کے واسطے جی دینا چاکر کو اچت ہے ، کیونکہ اس کا یہی دھرم ہے ۔ لیکن راجا نے جو چاکر کے لیے راج پاٹ چھوڑ ، جان کو تنکے کے برابر نہ جانا ، اس باعث سے راجا کا ست سوائے[3] ہوا ۔ اتنی بات سن ، بیتال پھر اسی سمشان کے درخت میں جا لٹکا ۔

۱- بہترین نیکی ۔
۲- زیادہ مناسب ۔
۳- بڑھا پنجابی میں ''سوایا'' مستعمل ہے ۔

چوتھی کہانی

راجا وہاں جا پھر بیتال کو باندھ کر لے چلا ، تب[1] بیتال بولا کہ اے راجا! بھوگوتی نام ایک نگری ہے ، وہاں کا راجا روپسین ، اور چوڑامن نام ایک طوطا[2] اس کے پاس ہے ۔ ایک دن اس طوطے سے راجا نے پوچھا تو کیا کیا جانتا ہے ؟ تب سگا[3] بولا کہ مہاراج! میں سب کچھ جانتا ہوں ۔ راجا نے کہا جو تو جانتا ہے تو بتلا کہ میرے برابر سندر نائکا کہاں ہے؟ تب اس طوطے نے کہا مہاراج! مگدھ دیس میں مگدھیشور نام راجا ہے ، اور اس کی بیٹی کا نام چندراوتی ، تمھاری شادی اس کے ساتھ ہووے گی ۔ وہ اتی سندر ہے اور بڑی پنڈت ۔ راجا نے اس طوطے سے یہ بات سن ایک چندرکرانت نام جوتشی کو بلا کر پوچھا کہ ہمارا بیاہ کس کنیا سے ہووے گا ؟ اس نے بھی اپنے نجوم کے علم سے معلوم کر کے کہا ، چندراوتی نام ایک کنیا ہے ، اس کے ساتھ تمھاری شادی ہووے گی ۔

۱- بارکر کے نسخے میں چوتھی کہانی یہاں سے شروع ہوتی ہے اس سے پہلے کا جملہ تیسری کہانی کا جز ہے ، کہانی کا عنوان یہ ہے : ''راجا روپ سین ، اس کے طوطے چوڑا من ، راجا مگدھیشور کی بیٹی چندراوتی اور اس کی مینا مدن منجری کی کہانی ۔''
۲- بارکر : توتا ۔
۳- بارکر : سوگا ، طوطا ۔